REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم پنجشنبہ

۲۹ محرم ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ | ۶ تبوک ۱۳۳۵ ہش ۶ ستمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۰۹

امریکہ کی احمدی جماعتوں کی نویں سالانہ کانفرنس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی

اسلام کی ترقی و اشاعت کے سلسلہ میں آئندہ سال کیلئے اہم پروگرام منظور کیا گیا۔

ربوہ ۵ ستمبر۔ مکرم سید جواد احمد صاحب بی۔ اے مبلغ امریکہ نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ امریکی احمدیوں کی نویں سالانہ کانفرنس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی۔ کانفرنس میں شامل ہونے والے دو سو سے زیادہ مندوبین نے امریکہ میں اسلام کی ترقی و اشاعت کے سلسلہ میں اہم تجاویز منظور کیں۔ مندوبین اسلام کی ترقی کے متعلق نہایت بلند عزائم لے کر دعاؤں کے ساتھ رخصت ہوئے۔ تار کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے:

کلولینڈ ۲ ستمبر۔ الحمد للہ کہ جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی نویں سالانہ کانفرنس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

کانفرنس میں حصہ لینے والے مندوبین دعاؤں کے ساتھ رخصت ہوئے ان کے قلوب گہرے مخلصانہ جذبات اور اسلام اور سلسلہ کی ترقی کے متعلق بلند عزائم سے معمور تھے۔ جماعت کے تعلیمی، اشاعتی، مالی اور انتظامی معاملات کے متعلق سب کمیٹیوں کی رپورٹیں کانفرنس میں پیش ہوئیں۔ یہ رپورٹیں جو امریکہ میں اسلام کی ترقی کے سلسلہ میں اہم تجاویز پر مشتمل تھیں۔ آئندہ سال کے پروگرام کے طور پر منظور کر لی گئیں۔ مبلغین اور دوسرے مندوبین نے امریکی احمدیوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ آئندہ سال ڈیٹن کی احمدیہ مسجد میں سالانہ کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے جو تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔

جابہ ۴ ستمبر۔ آج صحت کے متعلق دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا

صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تاحال پہلے جیسی ہی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت درد نقرس کی وجہ سے ابھی ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب بدستور بعارضہ فالج بیمار ہیں عام صحت بھی اب کمزوری کی طرف مائل ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

امریکہ مسئلہ سویز کو اقوام متحدہ میں لے جائے گا؟

واشنگٹن ۵ ستمبر۔ سیاسی حلقوں کی اطلاع کے مطابق اگر قاہرہ کی بات چیت میں تعطل پیدا ہو جائے۔ یا وہ ناکام ہو جائے تو ایسی صورت میں حکومت امریکہ کی اغلباً خواہش ہوگی کہ نہر سویز کے مسئلہ کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ مسٹر ڈلس قاہرہ کی بات چیت کے ناکام ہو جانے کے امکان کے پیش نظر (بشرط ضرورت) اس مسئلہ کو اقوام متحدہ کے سامنے لے جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ سیاسی حلقوں کی رائے کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ امریکہ کے نظریات میں کچھ تبدیلی واقع ہونی شروع ہو جب یہ مسئلہ پیدا ہوا تھا۔ اس وقت اسے اقوام متحدہ میں اس لئے پیش نہیں کیا گیا تھا کہ وہاں اس کے حل کی تلاش میں دیر لگے گی۔

مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ کے نائب صدر عطاء الرحمٰن کو وزارت بنانے کی دعوت دیدی گئی

ڈھاکہ ۵ ستمبر۔ گورنر مشرقی پاکستان مسٹر فضل الحق نے کل شام صوبائی اسمبلی میں حزب اختلاف کے لیڈر مسٹر عطاء الرحمٰن خان کو وزارت بنانے کی دعوت دے دی۔ جسے آپ نے قبول کر لیا ہے۔ توقع ہے کہ مسٹر عطاء الرحمٰن دفعہ ۱۹۳ منسوخ ہوتے ہی اپنی کابینہ کے نام گورنر کو پیش کر دیں گے۔

مسٹر عطاء الرحمٰن خان نے وزارت بنانے کے متعلق گورنر کی دعوت قبول کر لی ہے۔ گورنر کو رضامندی کا خط بھیجنے سے قبل آپ کافی رات تک عوامی لیگ پارلیمانی پارٹی اور مجلس عاملہ کے ارکان سے بات چیت کرتے رہے۔ مسٹر عطاء الرحمٰن دوسرے معاون اپوزیشن گروپوں کے لیڈروں سے بھی بات چیت کریں گے۔ اور توقع ہے کہ آپ آج اپنی کابینہ کے نام گورنر کو پیش کر دیں گے۔

سویز کے لئے مشرقی جرمنی کے پائلٹ

برلن ۵ ستمبر۔ مشرقی جرمنی کے کئی ایک پائلٹوں نے ضرورت پڑنے پر نہر سویز کے لئے اپنی خدمات پیش کر دی ہیں۔ اور وہ ہر طرح سے تیار ہیں۔

سیرالیون (مغربی افریقہ) کے ایک مخیر احمدی دوست نے اپنا ایک ہزار پاؤنڈ سے زیادہ مالیت کا مکان سلسلہ کیلئے وقف کر دیا

اس سے پہلے آپ احمدیہ پریس کے لئے بھی گیارہ سو پاؤنڈ دے چکے ہیں

سیرالیون (مغربی افریقہ) کے احمدیہ مشن کے انچارج مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری کی طرف سے مندرجہ ذیل تار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں موصول ہوئی ہے:۔

"سیرالیون کے مخلص اور مخیر احمدی دوست مسٹر علی روگرز صاحب نے اپنا ایک عظیم الشان مکان جو ایک ہزار پونڈ سے بھی زیادہ مالیت کا ہے سلسلہ احمدیہ کے لئے وقف کر دی ہے الحمد للہ چنانچہ اس مکان کے ایک حصہ میں احمدیہ پرنٹنگ پریس قائم کیا جائے گا۔ اور باقی حصہ مہمان خانہ کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ مسٹر علی روگرز صاحب نے قانونی طور پر اس مکان کا قبضہ احمدیہ مشن کو دے دیا ہے جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً

میں حضور کی خدمت اقدس میں مسٹر علی روگرز صاحب کے لئے بالخصوص اور باقی احباب جماعت کے لئے بالعموم عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ محمد صدیق امرتسری انچارج احمدیہ مشن سیرالیون"

یاد رہے کہ مسٹر علی روگرز صاحب اس سے پہلے بھی گیارہ سو پونڈ نقد احمدیہ پریس کے لئے دے چکے ہیں۔ گویا اس وقت تک آپ ۲۵ ہزار پاکستانی روپیہ سے بھی زیادہ رقم سلسلہ کو دے چکے ہیں۔ الحمد للہ

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مخلص دوست کی یہ مالی قربانی قبول فرمائے آمین

تیل کا ہنگامی ادارہ

پیرس ۵ ستمبر۔ فرانسیسی تیل کمپنیوں نے تیل کی سپلائی میں کسی مداخلت کے موقعہ پر ہنگامی تدابیر مرتب کرنے کے لئے ایک ادارہ قائم کیا ہے۔ یہ ادارہ نہر سویز کے مسئلہ پر بین الاقوامی کشیدگی بڑھ جانے کی صورت میں حالات کا مقابلہ کرے گا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۵۶ء

یہ صحافت

بعض اخبارات نے جماعت احمدیہ کے نظام پر نکتہ چینی کی ہے۔ اور یہ تصور دلانے کی کوشش کی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا نظام ریاست در ریاست یا مملکت در مملکت کے مترادف ہے۔ ہم نے اس امر کی کئی بار وضاحت کی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ جس میں خلیفہ سے لیکر ادنیٰ احمدی تک شامل ہیں۔ یہ ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قانوناً قائم شدہ حکومت کی اطاعت جس کے زیر سایہ وہ رہتے ہیں۔ ہر احمدی پر انفرادی طور پر اور بحیثیت مجموعی فرض ہے۔ اور یہ عقیدہ صرف مصلحتاً نہیں ہے۔ بلکہ یہ جماعت کا جزوِ ایمان ہے۔ اس لئے جو لوگ جماعت کی تنظیم کی مضبوطی سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ چونکہ جماعت کا کوئی فرد اپنے امام کے حکم سے سرگردانی نہیں کر سکتا۔ اس لئے جماعت کی تنظیم ریاست در ریاست کے مترادف ہے سخت غلطی کرتے ہیں۔

جو عقیدہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ وہ امام جماعت کا بھی ویسے ہی جزوِ ایمان ہے۔ جیسا کہ ہر احمدی کا اس لئے باوجود امام کے ساتھ جماعت کی انتہائی وفاداری کے یہ سوال کبھی پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ کبھی حکومت وقت کے قانون کے خلاف کوئی حکم اپنی جماعت کو دے گا۔

اس بات کو اگر زیر نظر رکھا جائے۔ تو تمام وہ سوالات جو بعض اخبارات نے اٹھائے ہیں۔ خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً روزنامہ آفاق اپنی اشاعت یکم ستمبر ۱۹۵۶ء میں "جماعت احمدیہ کی خلافت" کے زیر عنوان لکھتے ہوئے رقمطراز ہے کہ:۔

"جماعت احمدیہ کی خلافت کا مسئلہ اس جماعت کا اندرونی معاملہ ہے۔ جس سے دوسروں کو بظاہر کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن اس وقت یہ مسئلہ جماعت احمدیہ کے اندر جس تند و تیز پراپیگنڈے کا موضوع بنا ہوا ہے۔ اس کے بعض پہلو اس ملک کے تمام شہروں کی توجہ کے مستحق ہیں۔

اس پراپیگنڈے کے پس منظر کے طور پر یہ سمجھنا ضروری ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی خلافت ایک عجیب و غریب حیثیت رکھتی ہے۔ یہ منصب ایک ڈیڑھ لاکھ احمدیوں کے غیر محدود اور بے پناہ وفاداریوں کا مرکز ہے۔ خلیفہ کا ہر حکم جماعت کے ممبروں کے نزدیک واجب التعمیل ہے۔ اور وہ خلیفہ کے ادنیٰ اشارے پر اپنی جان و مال اس کے قدموں پر نثار کر دینے کے قائل ہیں۔ یہ واقعہ ہے کہ ہر احمدی کی کمائی کا معتدبہ حصہ خلیفہ کی جیب خاص کی نذر یا ایسے چند وں کی نذر ہوتا رہتا ہے۔ جنہیں خرچ کرنے میں سب سے زیادہ دخل خلیفہ کو اور اس کے معتمد نائبین کو حاصل ہے۔ اگر کسی جمہوری مملکت کی آبادی کا صرف پانچ دس فی صد حصہ اپنے آپ کو ایک فردِ واحد کی قیادت میں اس طرح منظم کر لے۔ تو ملک میں اس فرد کی طاقت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔"

(روزنامہ آفاق لاہور مورخہ یکم ستمبر ۱۹۵۶ء)

آفاق نے جو کچھ کہا ہے۔ شاید ایک ایسی جماعت کے لحاظ سے تو درست ہو سکتا ہے۔ جیسی کہ مثلاً مودودی صاحب کی "اسلامی جماعت" ہے۔ جس کا عقیدہ جیسا کہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ ہے کہ:۔

"جماعت اسلامی کا نظریہ نہایت سادہ ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کی جائے۔ جس کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے۔ کہ ایک "دینی سیاسی" نظام قائم کیا جائے۔ جس کو جماعت "اسلام" کہتی ہے۔ اس نصب العین کے حصول کے لئے وہ نہ صرف پراپیگنڈا کو ضروری سمجھتی ہے۔ بلکہ آئینی ذرائع سے (اور جہاں ممکن ہو وہاں قوت سے) سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی خواہاں ہے۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۶۱)

مگر ایک ایسی جماعت جس نے ایک بار نہیں دو بار نہیں بلکہ سینکڑوں ہزاروں بار اپنے عقیدہ کا اظہار کیا ہو۔ کہ اس کو کسی ملک کے سیاسی اقتدار سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ جس کا اختلاف ہی علمائے کرام سے اس عقیدہ کی وجہ سے ہو۔ کہ اس زمانہ میں اسلام کی ترقی پُرامن ذرائع کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور جہاد بالسیف کی اس زمانہ میں ضرورت نہیں۔ اور قائم شدہ حکومت کے ساتھ وفاداری فرض ہے۔ اور اس کے خلاف علمِ بغاوت بلند کرنا ناجائز ہے۔ تو محض قیاس آرائیوں سے جماعت احمدیہ کے نظام کو ریاست در ریاست کہہ کر عوام میں غلط فہمیاں پیدا کرنا اور حکومت کو اکسانے کی کوشش کرنا صحیح صحافت نہیں کہلا سکتی۔

ہمیں حیرانی ہے۔ کہ یہ اخبارات ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ

"جماعت احمدیہ کی خلافت کا مسئلہ اس جماعت کا اندرونی معاملہ ہے۔ جس سے دوسروں کو بظاہر کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیئے۔ بہرحال یہ عقیدے کا سوال ہے۔ جس پر ہم بحث نہیں کر سکتے" وغیرہ۔ (آفاق یکم ستمبر ۱۹۵۶ء)

باوجود اس کے دخل بھی دیئے جاتے ہیں۔ اور عقیدہ پر بحث بھی کئے جاتے ہیں۔ جہاں تک عقیدہ کا تعلق ہے۔ جماعت احمدیہ کا عقیدہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باتوں پر انحصار رکھتا ہے۔ جو قرآن و سنت رسول اللہ صلعم سے اخذ ہوتی ہیں۔ اور جن کے آغاز کا زمانہ آج سے تیرہ چودہ سو سال پہلے تھا۔ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ قیامت تک قرآن و سنت کی باتیں رہیں گی۔ مگر آفاق لکھتا ہے

"منافقت کے جرم کی وضاحت کرتے ہوئے خلیفہ صاحب نے بار بار اپنے اس عقیدے پر جسے وہ احمدیت کا لازمی جزو سمجھتے ہیں زور دیا ہے کہ جماعت خلیفہ کو مقرر یا معزول نہیں کر سکتی۔ جب خلافت کا منصب خالی ہوتا ہے۔ تو خدائے تعالیٰ خود کسی ایک فرد کو خلیفہ مقرر کرتا ہے۔ اور جماعت سے توقع رکھتا ہے۔ کہ اس کی زندگی میں بے چون و چرا اس کی اطاعت کرے۔ اس سے یہ واضح نہیں ہوتا۔ کہ اگر کسی موقعہ پر دو یا تین افراد مامور من اللہ ہونے کا دعوےٰ کریں۔ تو پھر خدائے تعالیٰ سے استفسار کا کوئی ذریعہ تلاش کیا جائے گا۔ یا ہر احمدی اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق کسی ایک کو مامور من اللہ سمجھ کر اس کی پیروی کرنے لگے گا۔ یا بالآخر جماعت کی اکثریت کے ووٹ کے سیدھے طریقے سے کسی ایک کو مامور من اللہ اور باقیوں کو کذاب قرار دے دیا جائیگا۔

بظاہر بیسویں صدی میں یہ عقیدہ خاصا عجیب معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت اپنا امیر خود منتخب نہ کرے۔ بلکہ اس بات کی تلاش کرے۔ کہ خدائے تعالیٰ نے اپنا خلعت پروانہ کس خوش نصیب کے حق میں جاری کیا ہے۔ بہرحال یہ عقیدے کا سوال ہے۔ جس پر ہم بحث نہیں کر سکتے۔" (روزنامہ آفاق لاہور مورخہ یکم ستمبر ۱۹۵۶ء)

دوسروں کے عقیدہ کے متعلق اس قسم کا تمسخر "بیسویں صدی" کی ایجاد ہو تو ہو مگر اسلام اس کو برداشت نہیں کرتا۔ خواہ آپ کے خیال میں اسلام تیرہ چودہ صدیاں پرانا ہی کیوں نہ ہو۔ کیا پاکستان کا دستور دوسروں کے عقائد کا مذاق اڑانے کی کھلی اجازت دیتا ہے؟ کیا حکومت ایسی باتوں کا کوئی نوٹس نہیں لے سکتی۔ پھر یہ خیالات جو آفاق نے ظاہر کئے ہیں۔ کوئی بیسویں صدی کے ساتھ ہی مختص نہیں ہیں۔ بلکہ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے چلے آتے ہیں۔ ایسے دانشورانہ خیالات کے مٹانے کے لئے ہی اللہ تعالیٰ ایسے بندے پیدا کرتا ہے۔ جو ازسرِ نو تعلق باللہ کا سلسلہ جاری کرتے رہے ہیں۔ کوئی مانے یا نہ مانے۔

آفاق لکھتا ہے:

"لیکن یہ بات یقیناً سخت قابل اعتراض ہے۔ کہ اس ملک میں کوئی شخص آزادیٔ رائے و فکر کے جرم میں اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی جانب سے سوشل بائیکاٹ کی سزا بھگتنے پر مجبور ہو۔ کسی دینی رہنما کے لئے اپنے مریدوں کو اپنے عقائد کے مضمرات سمجھانا اور بات ہے۔ اور ان سے سوشل بائیکاٹ کی سخت سزا کے ذریعے اپنی ہر بات منوانا بالکل دوسری بات ہے۔ اور ایک جمہوری ملک میں مذہبی آزادی کے تصور کے منافی ہے ہمیں اس سے کیا غرض ہو سکتی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی آئندہ خلافت کے لئے مرزا ناصر احمد صاحب نامزد ہوتے ہیں۔ یا مولوی عبدالمنان عمر صاحب لیکن ہمیں امید ہے۔ کہ اس ملک میں ہر شہری کی آزادیٔ رائے و فکر عملاً محفوظ رہے گی۔ اور کوئی جماعت خواہ وہ مذہبی ہو یا سیاسی سوشل بائیکاٹ یا تشدد کے کسی اور قانونی حربے کے ذریعے خالص فسطائیت کی روایات قائم کرنے کی کوشش نہ کرے گی۔" (روزنامہ آفاق لاہور مورخہ یکم ستمبر ۱۹۵۶ء)

اس کے جواب میں ہم معاصر کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں، کہ وہ ان باتوں کا جماعت احمدیہ کے تعلق میں ثبوت دیں۔ جو انہوں نے فرمائی ہیں۔ ہم معاصر کی اطلاع کے لئے ان لوگوں کے متعلق جو اس کے پیش نظر ہیں۔ عرض کرتے ہیں۔

۱۔ یہ افتراء ہے کہ انہیں سوشل بائیکاٹ کی سزا دی گئی ہے۔

۲۔ یہ افتراء ہے۔ کہ ان کے رشتہ داروں یا عزیزوں کو قطع تعلق کے لئے مجبور کیا گیا ہے۔

نوٹ:۔ ان کے رشتہ داروں کے خطوط الفضل میں شائع ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوگا۔ کہ یہ لوگ پہلے سے ہی اپنے خاندانوں کے لئے مصیبت بنے ہوئے ہیں۔

(باقی دیکھو صفحہ ۸ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

احبابِ جماعت کے اخلاص نامے

خوابوں کے ذریعہ خلافت حقہ کی صداقت کا انکشاف اور موجودہ فتنہ کی اطلاع

سید مسعود حسن صاحب کا خط

سیدنا و امامنا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخبار الفضل ۱۸/۸/۵۶ میں عبدالجلیل خان آف پشاور کے متعلق ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ اس شخص کے متعلق جو کچھ مجھے معلوم ہے۔ وہ میں خداوند تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر حضور کی خدمت میں بھیج دیتا ہوں۔

یہ شخص مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں بعد از نماز مغرب درس کے دوران اور اس کے بعد یہ سلسلہ پر معترضانہ رنگ میں گفتگو کرتا تھا منع کرنے پر کج بحثی کرتا تھا۔ اگر کوئی سختی سے روکے تو یہ لڑنے جھگڑنے سے بھی نہ رکتا تھا۔ اس کے سلسلہ پر اور اسلام پر اعتراض مجھے خوب یاد ہیں۔ جس وجہ سے مجھے اس سے نفرت ہو گئی تھی۔

گزشتہ برس جب حضور سفر یورپ پر گئے ہوئے تھے۔ یہ ایک اور احمدی دوست عبدالقدوس خان آف کوہاٹ حال لاہور سے بات چیت سے گالی گلوچ پر اتر آیا۔ اور ہاتھا پائی تک نوبت آ گئی۔ اس کی حرکات جو سلسلہ کے وقار کے خلاف تھیں کسی سے پوشیدہ نہیں۔ امیر جماعت مقامی و دیگر عہدہ داران مزید روشنی ڈال سکتے ہیں۔ خاکسار حضور کا غلام

سید مسعود حسن

اس شخص کے ذکر پر قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت پشاور نے لکھا تھا کہ یہ شخص سادہ ہے شرارتی نہیں۔ مگر یہ خط بھی ایک پشاوری کا ہی ہے۔ اس لئے ہم حرج نہیں سمجھتے کہ اس ملک کے بعض افراد کی رائے شائع کر دیں۔ جو کچھ ہم نے پہلے لکھا تھا وہ لاہور کی جماعت کی درخواست پر لکھا تھا جہاں یہ شخص رہتا ہے۔ بہرحال اس جماعت کی رائے مقدم ہے جہاں کا وہ باشندہ ہے۔ اب ان صاحب کے متعلق دونوں رائیں اکٹھی ہو گئیں۔ اس جماعت کی بھی جہاں وہ اس وقت رہتے ہیں۔ اور اس جماعت کی بھی جہاں سے یہ آئے ہیں۔ اب یہ جماعت پشاور کا فرض ہے کہ اگر وہ جماعت لاہور کو جھوٹا سمجھتی ہے۔ اور اوپر کے خط والے صاحب کو بھی جھوٹا سمجھتی ہے۔ اور سول کوارٹرز کی مسجد میں نماز پڑھنے والے احمدیوں کو بھی جھوٹا سمجھتی ہے۔ تو اس سادہ طبع آدمی کو پشاور بلا لے۔ کیا وجہ ہے کہ اس کی سادگی کی وجہ سے دوسری جماعتیں ابتلاء میں پڑیں۔ اس کی سادگی کی برکات پشاور کی جماعت کو ہی ملنی چاہئیں جس کے گھر کا مال ہے وہی اس کو سنبھالے

اہلیہ صاحبہ میجر محمد اسحٰق صاحب کا خط اور خواب

اہلیہ صاحبہ میجر محمد اسحٰق صاحب بقاپوری جو حضرت مولوی شیر علی صاحب کی نواسی ہیں حضور کی خدمت میں لکھتی ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میرے پیارے آقا! میں اللہ تبارک و تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اور اس کی قسم کھا کر (جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے) اس بات کا اقرار کرتی ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے آپ کو خلیفہ برحق، مصلح موعود اور پسر موعود سمجھتی ہوں۔ اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ خلافت کے خلاف موجودہ فتنہ یا اس قسم کی کسی اور سازش سے میرا دور کا بھی تعلق نہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میرا اس بات پر ایمان ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اور جس کو وہ اس مقام کے لئے چنتا ہے وہی اس کا حقیقی اہل بھی ہوتا ہے۔

حضور ہم سب گنہگار ہیں اور نالائق ہیں۔ مگر آقا! اپنے ایک جاں نثار خادم اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عاشق زار شیر علی کی نالائق اولاد کو بھی اپنی دعاؤں سے محروم نہ رکھیں۔ . . . اگر آپ ہمارے اعمال کو اس قابل نہیں سمجھتے کہ ہم سب سے درگزر فرمائیں۔ تو پھر بھی میں آپ کو اس مقام محبت کا اور ان تمام دعاؤں کا واسطہ دے کر جو ہمارے پیارے باپ نے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے کیں عرض کرتی ہوں کہ قطع نظر ہمارے اعمال اور افعال کے ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اس میں ہماری فلاح دارین ہے اور ہمیں معاف فرما دیں اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ مبارک ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ اور آپ کے وجود کی برکات اور فیوض سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارے قلوب کی اصلاح فرمائے آمین

حضور میں نے جون کے آخری ہفتہ میں خواب میں دیکھا کہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفات پا گئے ہیں۔ پھر بعد میں ذہن خواب میں کبھی تو اس بات کی طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا وفات پا گئی ہیں۔ اور کبھی اس طرف کہ حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد جنازہ دیکھا۔ جب وہ جنازہ قریب لا کر رکھا گیا۔ تو بہت سے لوگ ارد گرد جمع تھے۔ مرد بھی اور عورتیں بھی۔ ان میں سے ایک میں بھی تھی۔ جنازہ کی طرف دیکھتی ہوں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا جنازہ ہے۔ میں دیر تک دیکھ رہی ہوں۔ تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ حضرت اماں جان کا جسم حرکت کر رہا ہے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ آپ زندہ ہیں۔ اور آپ نے درحقیقت وفات نہیں پائی۔ اس احساس کے پیدا ہوتے ہی میں بہت خوفزدہ ہو جاتی ہوں اور چاہتی ہوں کہ دوسروں کو بتاؤں کہ حضرت اماں جان تو زندہ ہیں۔ اور میں اس حقیقت کے اظہار کے لئے آنکھ اٹھا کر اپنے قریب کے شخص کی طرف دیکھتی ہوں۔ مگر جونہی میری آنکھ اس کی آنکھ سے ملتی ہے۔ وہ اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر مجھے خاموش رہنے کا اشارہ کرتا ہے۔ پھر خواب میں میں یہ محسوس کرتی ہوں۔ کہ صرف مجھے ہی نہیں بلکہ اکثر لوگوں کو اس بات کا احساس ہے۔ کہ حضرت اماں جان درحقیقت فوت نہیں ہوئیں۔ مگر وہ کسی مصلحت کی بناء پر خاموش ہیں۔ اور اسی حالت میں دفنا دینے کا خیال رکھتے ہیں۔ مگر اس وقت میرے دل پر اس قدر خوف طاری ہوا کہ گھبراہٹ کے باعث میری آنکھ کھل گئی۔ اور میرا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ اسی خواب میں میں نے حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ اور اپنے اباجی حضرت مولوی شیر علی صاحب کو بھی دیکھا۔ ان کے چہرے حد درجہ رنجیدہ تھے میں نے یہ خواب اسی روز اپنے میاں کو سنائی۔ صدقہ وغیرہ بھی کیا۔ اور دعائیں بھی کرتی رہی مگر میرا دل کسی ناخوشگوار واقعہ کے پیش آنے کے خوف سے دھڑکتا رہا۔ پھر کچھ روز ہوئے میں نے یہ خواب محترم اباجی یعنی حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو لکھی تو آپ نے جواب میں مجھے لکھا کہ میں براہ راست یہ خواب حضور کو لکھ دوں۔ حضور یہ خواب اس فتنہ کے واقعات کے اظہار سے کئی روز پہلے کی ہے۔ اور یقینی طور پر موجودہ ظاہری حالات کا دماغ پر کچھ اثر نہ تھا۔ اور میں یہ خواب بھی اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر لکھ رہی ہوں۔ واللہ علیٰ ما اقول شہید۔

(۲) پھر چند روز ہوئے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں قادیان میں اباجی یعنی حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے مکان میں ہوں۔ اس گھر میں شہر کی جانب ریتی چھلہ کے قریب گھر کی جو چار دیواری تھی۔ اس کے ساتھ بھینسوں کے لئے ساتھ ساتھ دو شیڈ تھے۔ ایک بند اور ایک کھلا۔ خواب میں دیکھا کہ اس شیڈ میں سے جو بند تھا۔ ایک شیر دیوار اور ٹین کی چھت کے درمیان جو تھوڑی سی کھلی جگہ ہے۔ اس میں سے اپنا سر نکالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور ٹین بھی وہاں سے کچھ اونچا سا ہو گیا ہے۔ میں خواب میں اس شیر کو دیکھ کر ڈرتی نہیں۔ تھوڑا سا رعب دل میں ضرور ہے۔ مگر ڈر نہیں۔ کیونکہ میں محسوس کرتی ہوں۔ کہ یہ شیر ہمارا اپنا ہی ہے۔ شیر وہاں سے نکلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس شیڈ کے قریب صحن کا دروازہ جو گلی میں کھلتا تھا۔ چوپٹ کھلا ہے۔ اور اس کے سامنے ایک چارپائی پر اباجی (حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ) لیٹے ہوئے ہیں۔

میرے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ شیر یہاں سے باہر نکل کر کسی کو نقصان نہ پہنچائے اسی اثناء میں وہ شیر میری طرف بھی اور دروازے کی طرف دیکھتا ہے اور معنی خیز نگاہوں سے مجھے یہ سمجھاتا ہے کہ اگر چاہوں تو یہاں سے باہر جا سکتا ہوں۔ پھر دیکھتی ہوں کہ وہ صحن میں ٹہل رہا ہے اور ہم سب بھی بے خطر ادھر ادھر پھر رہے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ کسی سے کہوں کہ اس دروازے کو بند رکھنے کا کوئی انتظام کرنا چاہیئے۔ شیر ہمارا پالتو ہونے کی وجہ سے ہمیں تو کچھ نہیں کہتا مگر باہر نکل کر کسی کو نقصان نہ پہنچائے یہی خیال لے کر میں اباجی (حضرت مولوی شیر علی صاحب) کی طرف بڑھتی ہوں۔ مگر دیکھتی ہوں کہ ان کے پاس ایک مرد چارپائی پر بیٹھا ہے۔ اور اباجی اس سے گفتگو کر رہے ہیں۔ میں قریب جا کر کچھ کہہ نہیں سکتی۔ پھر نظارہ بدل گیا۔

خاکسارہ عاجزہ۔ رقیہ (نواسی حضرت مولوی شیر علی صاحب)

امۃ الکریم صاحبہ بنت ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم کا جرمنی سے خط

میرے مقدس آقا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج رات میں نے ایسا خواب دیکھا جس کی تعبیر کا علم تو خدا کو ہی ہے۔ لیکن بظاہر وہ کسی فتنہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

"میں نے دیکھا کہ آپ ایک بہت بڑا مکان تعمیر کروا رہے ہیں کوئی ۵ بجے شام کا وقت ہے معمار غالباً کام سے فارغ ہو کر گھروں کو واپس جا چکے ہیں۔ اور میری چند ہمجولیاں جن میں آپ کی بیٹی امۃ النصیر بھی ہے (کئی سالوں سے میں امۃ النصیر کو اکثر خواب میں اپنے ساتھ دیکھتی ہوں) اس جگہ ٹہل رہی ہیں۔ اس وقت ہم اس حصہ میں ہیں جو زیر تعمیر ہے۔ اور بہت سے کمروں پر مشتمل ہے۔ جن کی بنیادیں رکھی جا چکی ہیں۔ لیکن عمارت تعمیر نہیں ہوئی۔ اس کے ایک کونے سے بنیادوں کی اینٹوں کے اندر سے دھواں نکلتا ہوا نظر آتا ہے میں چونک جاتی ہوں کہ شاید اس کے نیچے کسی نے آگ سلگائی ہے چنانچہ میں بنیادوں کو بغور دیکھنا شروع کر دیتی ہوں۔ دو تین گزوں کے فاصلہ پر ایک کونے سے پھر دھواں نکل رہا ہے۔ پھر بنیادوں کی دوسری طرف درمیان سے تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر دھوئیں کے آثار نظر آتے ہیں۔ مجھے احساس ہوتا ہے کہ یہ کسی کی سازش ہے۔ جو اس عمارت کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ میں اپنی ہمجولیوں کی توجہ اس طرف مبذول کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ لیکن وہ دھیان نہیں دیتیں میں اکیلی دوبارہ بنیادوں کے گرد چکر کاٹنا شروع کر دیتی ہوں اور اس مقام پر پہنچ جاتی ہوں جہاں سب سے پہلے دھواں دیکھا تھا اس وقت دھواں زیادہ ہو گیا ہے۔ دھوئیں کی اصلیت معلوم کرنے کے لئے میں نیچے جھک کر بنیاد کی اینٹوں کے درمیانی درز جہاں سے دھواں نکل رہا ہے کو بغور دیکھتی ہوں کیا دیکھتی ہوں کہ بنیاد کے ساتھ ہی زمین کھود کر کمرہ سا بنا ہوا ہے۔ جس میں مزدوروں کے کچھ اوزار اور کچھ کٹے ہوئے درختوں کی سوکھی ہوئی ٹہنیاں پڑی ہیں مجھے خطرے کا فوراً احساس ہوتا ہے کہ اگر وہ سلگتی ہوئی لکڑی پر جلد پانی نہ ڈالا گیا۔ تو یہ جلد آگ کی صورت اختیار کرے گی۔ اور پھر ساری عمارت کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ میں فوراً پانی کے لئے دوڑتی ہوں اور مٹی کی دوڑی (جسے ہم جلسہ کے دنوں میں بطور لوٹا استعمال کرتے ہیں) پانی سے بھر کر لاتی ہوں۔ اسی اثناء میں آپ چھوٹی آپا (محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ) اور چند افراد خاندان کے ہمراہ بنیادوں کو دیکھنے کے لئے تشریف لا چکے ہوتے ہیں میں اس مقام پر جلدی سے پانی انڈیل کر دوڑ کر آپ کے پاس پہنچتی ہوں اور دھوئیں کا ذکر کرتی ہوں۔ چھوٹی آپا فوراً اس طرف توجہ مبذول کرتی ہیں اور ہم ان مقامات پر پانی ڈالنے کا کام تیزی سے شروع کر دیتے ہیں۔

خاکسارہ امۃ الکریم بنت ڈاکٹر غلام علی مرحوم

صادق احمد صاحب کا دریا خاں مری سے خط

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اخبار الفضل مورخہ ۲۶/۸/۵۶ میں محمد اقبال شاہ صاحب کا خط پڑھا خاکسار اقبال شاہ صاحب کا بہت ممنون ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اقبال شاہ صاحب کو زیادہ سے زیادہ آرام اور سکون کی زندگی عطا فرمائے۔ کیونکہ انہوں نے ہمارے امام کے لئے پر خلوص دل کے ساتھ دعا کی ہے۔ اے میرے خدا اقبال شاہ صاحب کی دعا کو قبول فرما اور ہمارے محسن امام کو آرام والی لمبی عمر عطا فرما۔

آپکا خادم صادق احمد دوکاندار
دریا خاں مری ضلع نواب شاہ سندھ

جماعت احمدیہ ڈڈھر رانجھا کا خط

سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم جملہ افراد مرد و زن جماعت احمدیہ ڈڈھر رانجھا ضلع سرگودہا اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر عہد کرتے ہیں کہ زندگی کے آخری لمحہ تک خلافت کے ساتھ وابستہ رہیں گے۔ حضور پر نور کی خدمت اقدس میں اپنی عقیدت اور خلافت سے وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے حفاظتِ خلافت کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ہم حضور کے پورے وفادار ہیں اور رہیں گے۔ اور حضور پر نور کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے شب و روز دست بدعا ہیں

جماعت احمدیہ ڈڈھر رانجھا

(اس جگہ ممبران جماعت احمدیہ ڈڈھر رانجھہ کے دستخط ہیں)

نذیر احمد صاحب آف بنگلور کا خط اور خواب

بحضرت اقدس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

سیدنا و امامنا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل خواب حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر قاتلانہ حملہ ہونے کے دس پندرہ دن بعد دیکھا تھا۔ تاریخ یاد نہیں۔

"خواب میں میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک بڑے سائز کا خوبصورت البم (Album) ہے اس کی جلد بہت دلکش ہے۔ مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ "احمدیہ البم" ہے۔ میں نے اس کو کھولا اور پہلے صفحہ پر دیکھا کہ ایک بہت خوشنما رنگین باغ کا نظارہ ہے۔ اس طرح میں دو بار ورق الٹاتا ہوں مگر یاد نہیں کہ ان اوراق پر کیا تھا۔ جب ساتواں یا آٹھواں ورق الٹایا تو دیکھتا ہوں کہ ایک طوفان ہے ہوا اور بارش کا نظارہ ہے۔ اس کے بعد پھر ورق الٹایا تو دیکھا پہلے سے زیادہ بارش اور طوفان ہے۔ خوف کے مارے جلدی سے ورق پلٹ دیتا ہوں۔ تو اس کے ساتھ والے ورق پر جب نظر پڑی تو بے حد گھبرا گیا۔ اس کا نظارہ یوں ہے:۔ یعنے پہلے دو طوفانوں سے بڑھ کر طوفانِ عظیم ہے بہت بڑا سمندر تہ و بالا ہو رہا ہے گویا آسمان اور سمندر ایک ہو گئے ہیں۔ موجیں دیواروں کی طرح اٹھتی ہیں۔ اور گرتی ہیں۔ میں گھبراہٹ میں کہتا ہوں کہ یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے رحم فرما۔ پھر میں نے دیکھا جو موجیں دیواروں کی طرح اٹھ اٹھ کر گرتی تھیں۔ اس کے سفید و شفاف پانی میں ایک کالی سی چمکتی ہوئی چیز نظر آتی ہے میں اسکو غور سے دیکھنے لگتا ہوں۔ جوں جوں وہ چیز نظر آتی ہے طوفان بھی کم ہوتا جاتا ہے۔ آخر کار وہ چیز ایک آسٹن کار کی شکل میں سمندر پر تیرتے ہوئے نظر آتی ہے۔ تب ایک غیبی آواز یوں آتی ہے:۔

"یہ حضرت صاحب کی کار ہے اس کا انجن بہت Powerfull کا ہے۔ اس لئے بچ گئی ہے"۔

بس آنکھ کھل جاتی ہے

اللہ تعالیٰ کی بے شمار برکتیں اور سلامتیاں آپ پر ہوں اور حضور کا وجود ہمارے اور ہماری اولادوں کے سروں پر تا دیر قائم رہے آمین ثم آمین فقط

والسلام ناچیز خادم
جی۔ ایم۔ نذیر احمد آف بنگلور حال کراچی

مجلس خدام الاحمدیہ چنیوٹ

سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مورخہ ۲۷/۸/۵۶ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ چنیوٹ میں خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں روزنامہ "نوائے پاکستان" کی شر انگیزی اور افترا پردازی کی مذمت کی گئی۔ اور خلافت حقہ کے ساتھ پوری طرح وابستگی کا اظہار اور عہد کیا گیا اور بالاتفاق رائے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

"ہم اراکین مجلس خدام الاحمدیہ چنیوٹ متفقہ طور پر یہ ریزولیوشن پاس کرتے ہیں کہ نوائے پاکستان مورخہ ۲۵/۸/۵۶ کے پہلے صفحہ پر "ایک اور محاذ" کے عنوان سے جو خبر سراسر پر از کذب اور افترا شائع ہوئی ہے۔ ہم سب اس کی پر زور مذمت کرتے ہیں۔ اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین" کہتے ہیں۔ ایڈیٹر نوائے پاکستان کو متنبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ اس قسم کی شر انگیز خبروں کو شائع کرنے سے گریز کرے۔

ہم سب حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کو مصلح موعود اور خلیفہ مانتے اور یقین رکھتے ہیں۔ اور ہم اس بارہ میں کسی فتنہ پرداز کو موقع نہیں دیں گے۔ کہ وہ ہمارے ایمان کو متزلزل کر سکے اور ہم میں انتشار پیدا کر سکے۔ انشاء اللہ العزیز"

حضور کا ادنیٰ خادم
جمیل الرحمٰن خلیل معتمد مجلس خدام الاحمدیہ چنیوٹ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

سراج الدین صاحب آف مرادوال کا خط

اس خط کو ملاحظہ کرنے کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے واقعی کوئی گمراہ نہیں کر سکتا"

سیدی و مولائی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ،

احمدیت کو سچا سمجھنے کے بعد میں متذبذب تھا۔ کہ احمدیوں کی کونسی جماعت سچی ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی۔ دو خوابیں یکے بعد دیگرے دیکھیں جو درج ذیل ہیں:۔

(۱) ایک غیر آباد نہر کے بیچوں بیچ جا رہا ہوں۔ حضور بھی اسی نہر کے کنارے گھوڑے پر سوار چند پیدل دیہاتیوں کی معیت میں اسی طرف جا رہے ہیں۔ جدھر میرا رخ ہے۔ میرے دل میں خیال آیا۔ کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہو لوں۔ مگر اس خیال پر عمل نہ کیا۔ آہستہ آہستہ آپ کا کنارہ بلند ہوتا گیا۔ اور میرا راستہ پست۔ حتیٰ کہ یہ بلندی و پستی دو منزلہ مکان کے برابر ہو گئی۔ اس پر پشیمان ہو کر کہتا ہوں۔ کہ کاش ان کے ساتھ ہو لیتا۔ یہ خیال اور احساس ہوتے ہی دیکھا کہ شاندار سیڑھیاں سامنے موجود ہیں۔ جن پر خوشی خوشی چڑھ گیا۔ چوٹی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مزار مبارک دکھائی دیا۔ وہاں دعا کی یا (فاتحہ خوانی) وہاں سے لوٹا تو راستہ میں ایک مدرس ایم عطا محمد ملا۔ جو اب بھی منڈی پھلرواں ٹیچر ہے۔

(۲) مولانا محمد علی صاحب کے پیچھے نماز عشاء یا فجر ادا کر رہا ہوں۔ آپ کا سینہ گو بالکل سیدھا قبلہ کی طرف ہے۔ مگر گردن پھیر کر شمال یا جنوب کو منہ کیا ہوا ہے۔ اور رکعتیں چار یا دو پڑھنے کی بجائے تین پڑھیں یعنی ایک رکعت کم یا بیش طبیعت بے حد بے کیف ہوئی۔ پھر نظارہ بدلتا ہے۔ اور بندہ حضور کے پیچھے پیچھے جا رہا ہے۔ اور یہ ساری داستان آپ سے عرض کرتا ہے۔ جس کے جواب میں حضور نے ہلکی سی مسکراہٹ کے سوا کچھ جواب نہیں دیا۔

ان واضح اشاروں اور نظاروں کے باوجود طبیعت کسی عقلی بنیاد پر دوٹوک فیصلہ کی خواہشمند رہی۔ اور کافی عرصہ ایسی حالت میں رہی۔ کہ آخر ایک دن ایک سادہ سے احمدی دوست نے میرے خیالات سن کر مجھ سے کہا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صادق مان لینے کے بعد جماعت کا انتخاب اتنا آسان ہے۔ کہ دنیا میں ایسا کوئی کام آسان ممکن نہیں۔ میں حیران ہو کر متوجہ ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جسمانی اولاد کا نام لے لے کر جتنی دعائیں ان کے نیک بننے کے لئے کی ہیں اگر کوئی ادنیٰ درجہ کا مومن بھی اتنی دعائیں کرے۔ تو اس کا بھی درگاہِ ایزدی سے ناکام لوٹنا ممکن نہیں پھر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ زمانہ بھر کو نئے سرے سے مومن بنانے والے مامور من اللہ کی عاجزانہ۔ بیقرارانہ بیشمار دعاؤں کے نتیجہ میں حضور کی اولاد میں سے اب تک کوئی ایک بھی نیک نہیں ہوا۔ پس یا تو آپ حضرت مرزا صاحبؑ کو سچا نہ مانیں (نعوذ باللہ) اور اگر ان کو سچا مانتے ہیں تو آپ یہ ماننے پر مجبور ہیں۔ کہ ان کی اولاد میں اکثریت نیکوں کی ہے۔ مگر مولوی صاحب کی جماعت میں تو کوئی ایک بھی حضورؑ کی اولاد سے شامل نہیں ہے۔ جس کا مطلب صاف ہے۔ کہ اگر لاہوری پارٹی حق پر ہے۔ تو حضرت صاحبؑ کی اولاد میں سے آج تک کوئی ایک بھی نیک نہیں ہوا۔ اور (نعوذ باللہ) حضورؑ کی دعا کا ادنیٰ ترین اثر بھی موجود نہیں"۔

اس احمدی دوست کی یہ بات۔ بجلی کی لہر تھی۔ جو تمام جسم میں دوڑ گئی۔ خداوند کریم کی طرف سے پہلے ہی رہنمائی ہو چکی تھی۔ انہیں سے بیعت کا خط لکھوایا۔ اور آخر انہیں کے صاحبزادہ مولوی فضل الٰہی انوری (جو آج کل بیرون پاکستان تبلیغ کے لئے جا چکے ہیں) کو ساتھ لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور مارچ ۴۸ء بمقام لاہور حضور کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ادنیٰ ترین خادم سراج الدین از مرادوال ڈاکخانہ ہریا تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔

میجر محمد اسحاق صاحب بقاپوری کے دو خواب

سیدی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ،

اسی مہینہ میں خاکسار نے مندرجہ ذیل دو خواب دیکھے ہیں:۔

۱۔ دیکھا کہ ایک مکان ہے۔ جو میری موجودہ رہائش (جس میں کہ میں آج کل رہ رہا ہوں) سے ملتا جلتا ہے۔ کمرے جنوب کی جانب اور صحن شمال کی جانب ہے۔ صحن میں آنے کے لئے دروازہ مغرب کی جانب ہے۔ میں میری بیوی اور بچے کمروں کے باہر شمال مشرق کی جانب ہیں۔ صحن کے شمال مشرقی کونے کے باہر ایک کمرہ ہے۔ جو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک گلی کے باہر ہے۔ ہم مکان میں بیٹھے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔ کہ اس کمرہ کے باہر (جیسے کسی نے پالتو بھینسیں رکھی ہوں) ہاتھیوں کی مانند بھینسوں سے ملتے جلتے جانور ہیں۔ صحیح تعداد یاد نہیں رہی تین یا چار ہے۔ یہ جانور بھینسوں کی مانند دودھ دینے والے ہیں۔ ڈیل ڈول ہاتھیوں کا سا ہے۔ گردن اور سر وغیرہ گینڈے سے ملتا جلتا ہے۔ گویا کہ ایسا جانور جس سے ہاتھی بھینس اور گینڈا تینوں کا یکدم خیال آتا ہے۔ پھر ان میں سے ایک جانور آہستہ آہستہ چلتا ہے تاکہ وہ صحن کی شمالی دیوار کے اوپر سے ہو کر مغربی دروازہ سے ہو کر صحن میں آوے۔ یہ جانور لمبائی میں تقریباً بیس بائیس فٹ ہو گا۔ اور دودھ کے لئے اس کے چار تھن بھی دکھائی دیتے ہیں۔ میں اپنی بیوی سے کہتا ہوں۔ کہ اس کو (جانور کو) کیوں خواہ مخواہ بلایا ہے۔ یہ تو اچھا جانور معلوم نہیں دیتا۔ وہ کہتی ہیں کہ نہیں دودھ کے لئے ہے۔ پھر چلا جاوے گا۔ میں ایسا محسوس کرتا ہوں۔ جیسے اس جانور کو بھی معلوم ہے۔ کہ اس نے واپس جانا ہے۔ ساتھ ہی میں یہ بھی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میری بیوی اس کی آمد سے کچھ ڈری سی ہوئی ہے۔ اور وہ نہیں چاہتی کہ یہ جانور گھر کے اندر آوے۔ جانور آہستہ آہستہ دروازے کی طرف سے صحن میں داخل ہوتا ہے۔ اور دیوار کے ساتھ ساتھ چل کر شمال مشرقی کونے میں آ کر بیٹھ جاتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ صحن کے درمیان شمالی دیوار کے متوازی آگے پیچھے چار سانپ لیٹے ہوئے ہیں۔ رنگ میں ہلکے پیلے ہیں۔ میں نے ہاتھ میں سوٹی پکڑی ہوئی ہے۔ میں اپنی بیوی سے کہتا ہوں۔ کہ دیکھو میں ان سانپوں کو یکے بعد دیگرے مارتا ہوں۔ پھر یہ جانور چلا جاوے گا۔ ایسا محسوس کرتا ہوں۔ کہ اس بات کا علم پہلے سے میری بیوی کو اور اس جانور کو بھی ہے۔ پھر میں نے سانپوں کو مارنا شروع کر دیا ہے۔ سانپ نمبر ۲ یا نمبر ۳ اسی دوران میں اپنی جگہ چھوڑ کر پہلے سانپ کے دائیں طرف سے گذر کر آگے کی طرف چلا جاتا ہے۔ اور اس بات کا میں خواب میں بھی اظہار کرتا ہوں۔ پھر جب میں تمام سانپوں کو مار لیتا ہوں۔ تو وہ جانور خود بخود اٹھ کر باہر چلا جاتا ہے۔ جس سے ہم دونوں کو اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے۔

۲۔ دیکھا کہ اپنی موجودہ رہائش میں میں مشرقی کمرہ میں نماز پڑھ رہا ہوں۔ اس کمرے میں ایک دروازہ جنوب مغربی کونے میں مغربی دیوار میں ہے۔ اور دوسرا دروازہ جنوبی دیوار کے مغربی آدھے حصے میں ہے۔ نماز کی آخری رکعت میں دیکھتا ہوں کہ ایک سانپ جو کوڑیا سانپ سے ملتا جلتا ہے۔ مندرجہ بالا دونوں دروازوں کے بیچ میں لیٹا ہوا ہے۔ اس کا منہ مغرب کی جانب محسوس کرتا ہوں۔ لیکن حرکت دم کی طرف ہو رہی ہے۔ میں نماز کی حالت میں دل میں کہتا ہوں۔ کہ اس کو مار دینا چاہیئے۔ کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے۔ کہ نماز کی حالت میں سانپ کو مارنا جائز ہے۔ پھر میں کہتا ہوں۔ نہیں آخری رکعت ہے۔ نماز ختم کر لوں۔ کیونکہ سانپ چلنے والی حرکت نہیں کر رہا۔ پھر میں جلدی جلدی نماز ختم کرتا ہوں۔ اور سوٹی لینے کے لئے برآمدہ میں جو کمروں کے جنوبی جانب ہے جاتا ہوں۔ برآمدے کے شمال مغربی کونے میں دو سوٹیاں پڑی ہوئی ہیں۔ میں ان کو اٹھا لیتا ہوں۔ ان میں ایک سوٹی بینت کی ہے۔ ان سوٹیوں کو لے کر میں واپس آتا ہوں۔ تو سانپ حرکت کر کے جنوبی دیوار کے دروازہ کی دہلیز تک آ گیا ہوا ہے۔ اور سر کو دہلیز پر رکھے ہوئے ہے۔ تب میں دیکھتا ہوں۔ کہ جس کو میں دم سمجھے ہوئے تھا۔ وہ دراصل سر ہی تھا۔ میں اس کو مارنے کے لئے سوٹی کا استعمال اس طور پر کرتا ہوں۔ کہ پہلی چوٹ اس کے سر پر نہ پڑے (یہ طریقہ میں ہمیشہ عام زندگی میں جب بھی سانپ سے واسطہ پڑے اختیار کرتا ہوں) سانپ کو مار دیتا ہوں۔ بعدہٗ میری بیوی کی بیت الخلاء سے آواز آتی ہے۔ کہ آیا میں نے سانپ مار دیا ہے یا نہیں؟ میرے اثبات میں جواب دینے پر انہوں نے اطمینان کا سانس لیا ہے۔ خاکسار محمد اسحاق بقاپوری

حکیم محمد ابراہیم صاحب عادل کا خط

بخدمت مولانا مرشدنا ہادینا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ،

سیدی! مجھے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا شرف حاصل ہے۔ اور میرے والد مرحوم میاں محمد بخش صاحبؓ گوجرانوالہ میں سب سے پہلے احمدی تھے۔ قبل ازیں بھی منافقین نے بارہا احمدیت کے مقابلہ کی ٹھانی مگر سب نے منہ کی کھائی۔ اب کے بھی منافقین سلسلہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے ارادوں میں کبھی بھی کامیاب نہ ہوں گے۔ آمین ثم آمین۔

اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا حافظ اور حامی و ناصر ہو آمین ثم آمین۔

پیارے آقا! بندہ اور بندہ کے اہل و عیال حضور پُر نور کے مخلص محبت ہیں۔ اور خلافت سے وابستگی کا اظہار کرتے ہیں۔ میرے مولا و آقا بارگاہِ رب العزت میں دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے اہل و عیال کو تا زیست خلافت سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرماتے آمین ثم آمین

احقر العباد حکیم محمد ابراہیم عادل گوجرانوالہ بقلم خود

مورخہ ۲۱ ، دعا

صُلحا اور اہل اللہ کے دشمنوں کا نماز و روزہ قبول نہ ہونے کا راز

پیش کردہ مولوی قمر الدین صاحب قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"انبیاء علیہم السلام کے انکار سے سلب ایمان کا بالکل واضح امر ہے اور سب مانتے ہیں لیکن پھر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ انبیاء علیہم السلام کے انکار سے سلب ایمان اس لئے ہوتا ہے کہ نبی کہتے ہیں کہ ہم خدا کی طرف سے آئے ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں یہ میرا قول ہے یہ میرا نبی ہے اس پر ایمان لاؤ۔ میری کتاب کو مانو اور میرے احکام پر عمل کرو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان نہیں لاتا اور ان وصایا اور حدود پر جو اس میں بیان کئے گئے ہیں عمل نہیں کرتا وہ ان سے منکر ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ صورت جس سے اولیاء اللہ کے انکار سے سلب ایمان ہوتا ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے من عادیٰ ولیاً لی فقد اذنته للحرب۔ یعنی جو شخص میرے ولی کے ساتھ دشمنی کرتا ہے وہ گویا میرے ساتھ جنگ کرنے کو تیار ہوتا ہے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کوئی شخص کسی سے محبت کرتا ہے ایسی محبت جیسے کوئی اپنی اولاد سے کرتا ہے۔ اور ایک اور شخص بار بار کہے کہ یہ مر جائے یا اور اس قسم کی دلآزاری کی باتیں کرے اور اسے تکلیف دے تو وہ شخص اس سے کیونکر خوش ہو سکتا ہے۔ مثلاً وہ باپ جس کے بچے کے لئے کوئی بد دعائیں کر رہا ہے یا رنجیدہ کلمات اس کے حق میں کہہ رہا ہے۔ ایسے شخص سے کب محبت کر سکتا ہے۔ اسی طرح اولیاء اللہ بھی اطفال اللہ کا رنگ رکھتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے جسمانی بلوغ کا چولا اتار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آغوش رحمت میں پرورش پاتے ہیں۔ وہ ان کا متولی متکفل اور ان کے لئے غیرت رکھنے والا ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص خواہ وہ کیسا ہی نماز روزہ رکھنے والا ہو ان کی مخالفت کرتا ہے اور ان کے دکھ دینے پر کمربستہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش مارتی ہے۔ اور ان مخالفت کرنے والوں پر اس کا غضب بھڑکتا ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے اس کے ایک محبوب کو دکھ دینا چاہا ہے۔ اس وقت پھر نہ وہ نماز کام آتی ہے نہ روزہ۔ کیونکہ نماز روزہ کے ذریعہ اسی ذات کو خوش کرنا تھا جس کو ایک دوسرے فعل سے ناراض کر لیا ہے۔ پھر وہ رضا کا مقام کیونکر ملے جب تک غضب الٰہی دور نہ ہو اور وہ نادان ان اسباب غضب سے ناواقف ہوتا ہے بلکہ اپنے نماز اور روزہ پر اسے ایک گھمنڈ ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا غضب دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔"

(الحکم اگست ۱۹۰۴ء)

ضروری اعلان

نظارت ہذا کی طرف سے مکرم مولوی محمد منشی خان صاحب کو اضلاع جہلم و گجرات میں نشر و اشاعت کے چندہ کی فراہمی کے لئے بھیجا گیا ہے۔ ان کے پاس نظارت کی مطبوعہ رسید بک موجود ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ اس کار خیر میں حصہ لیں اور قرآن کریم کی عظیم پیشگوئی و اذا الصحف نشرت کو عملی رنگ میں پورا کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ نشر و اشاعت کی طرف سے نہایت مفید اور دیدہ زیب ٹریکٹ شائع ہو رہے ہیں۔

ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

دعائے مغفرت

۲۸/۸/۵۶ بروز بدھ بوقت ایک بجے ہماری چھوٹی ممانی اہلیہ اللہ دتہ صاحب اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا جنازہ سیالکوٹ سے ۷ بجے ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے از راہ کرم پڑھائی اور انہیں بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

مرحومہ ہمدرد، خوش مزاج، ملنسار، صاف دل محبت کرنے والی تھیں۔ پنجگانہ نماز کے علاوہ ہر صبح قرآن کریم کی تلاوت فرماتیں۔ اس سال حج کو جانے کا ارادہ رکھتی تھیں۔ آپ کی اچانک وفات سے ہمارے خاندان کو اور خاص کر ماموں جان کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اسی طرح پچھلے دنوں میں ہماری چچازاد بہن کے لڑکے مکرمی مہر الدین جو نہایت مخلص اور سمندری جماعت کے سیکرٹری مال تھے تین بچے چھوڑ کر وفات پا گئے۔ آپ کی والدہ نے بیوگی میں آپ کو خود محنت کر کے پالا تھا۔ اب وہ بہت کمزور اور بوڑھی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے بہت محبت رکھتے تھے آپ کے کاغذات میں سوائے چندہ کی رسیدوں کے اور کچھ نہ تھا۔ آپ موصی تھے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

امۃ القیوم اہلیہ مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری

مسجد جرمنی

تاقیامت دعا حاصل کرنے کا ذریعہ

حضرت اقدس نے مساجد بیرون کے مستقل لائحہ عمل کے علاوہ یہ تجویز منظور فرمائی ہے کہ تعمیر مسجد جرمنی (جس پر کم و بیش ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا) کے لئے جو دوست کم از کم ۱۵۰/- روپے کا عطیہ عنایت فرمائیں گے ان کے اسماء گرامی متعلقہ مسجد میں کسی خاص موزوں جگہ پر انشاء اللہ تعالیٰ کندہ کروائے جائیں گے تا آئندہ آنے والی نسلیں تاقیامت ان کی قربانی پر رشک کرتے ہوئے ان کے لئے دعاگو رہیں۔ جن احباب کو اس میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ہے ان کی تیسری قسط درج ذیل ہے۔ ان کی رقوم داخل خزانہ ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو شرف قبولیت بخشے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں۔ ان احباب کی اسم وار فہرست بغرض دعا پیش کر دی گئی ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

نمبر	نام	رقم
۳۵	حکیم محمد زاہد صاحب شورکوٹ ضلع جھنگ	۱۶۰-۰-۰
۳۶	عبد الرحمٰن صاحب " "	۵۰-۰-۰ قسط اول
۳۷	محمد سلیمان صاحب " "	۵۰-۰-۰ "
۳۸	محمد شریف صاحب ولد دین محمد صاحب مرحوم جنڈو	۱۵۰-۰-۰
۳۹	امام علی صاحب - بھیرہ ضلع سرگودھا	۱۵۰-۰-۰
۴۰	ڈاکٹر اے آر صاحب - احمدی کراچی	۱۵۰-۰-۰
۴۱	بشیر احمد صاحب باجوہ پلاسٹک ورکس لاہور	۱۵۰-۰-۰
۴۲	غلام احمد خان صاحب چٹاگانگ مشرقی پاکستان	۱۵۰-۰-۰
۴۳	خلیل الرحمٰن صاحب قصور	۱۵۰-۰-۰
۴۴	شیخ محمد الدین صاحب (سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ) اینڈ سنز بذریعہ شیخ فضل احمد صاحب بشیر احمد صاحب حال مقیم لاہور ساکنان ربوہ	۱۵۰-۰-۰
۴۵	ملک غلام محمد صاحب فلور مل قصور	۱۵۰-۰-۰
۴۶	چوہدری قمر الدین صاحب مورو سندھ	۱۵۰-۰-۰
۴۷	ملک ظہور الدین صاحب کوٹ رادھاکشن لاہور	۱۵۱-۰-۰
۴۸	ڈاکٹر عبد الرشید صاحب غوری سول ہسپتال ننکانہ	۱۵۶-۰-۰
۴۹	عبد السمیع انور صاحب مرحوم پسر ڈاکٹر عبد الحمید صاحب کراچی	۱۵۰-۰-۰
۵۰	حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا	۱۸۰-۰-۰
۵۱	شیخ فضل الرحمٰن صاحب پراچہ و محمد اقبال صاحب پراچہ سرگودھا	۳۶۶-۱۱-۰
۵۲	ملک عبد الغنی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر دار الصدر غربی ربوہ	۵۰-۰-۰ قسط اول
۵۳	ڈاکٹر محمد منیر صاحب ۱۱۱ ریلوے روڈ لاہور	۱۰۰-۰-۰ قسط دوم کل وصول ۱۵۰/-
۵۴	صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب	۱۵۰/-۰-۰
۵۵	سید مسعود حسین صاحب کراچی	۵۰-۰-۰ قسط اول
۵۶	ملک عمر علی صاحب کھوکھر رئیس ملتان	۱۴۹-۱۲-۰
۵۷	مرزا حمید احمد صاحب منڈی بہاء الدین گجرات	۱۵۰-۰-۰
۵۸	چوہدری نذیر احمد صاحب " "	۵۳-۲-۰ قسط اول
۵۹	سردار بیگم صاحبہ دولمیال - ضلع جہلم	۵۰-۰-۰ "
۶۰	منشی محمد حسین صاحب ڈرگ روڈ کراچی	۱۵۰-۰-۰
۶۱	چوہدری احمد طفیل صاحب دولم ضلع سیالکوٹ	۱۵۰-۰-۰
۶۲	خواجہ عبید اللہ صاحب پنشنر ایس ڈی او ربوہ	۱۵۰-۰-۰ روپے

درخواستہائے دعا

(۱) میری چھوٹی ہمشیرہ ٹائیفائڈ سے سخت بیمار ہے حالت خطرناک ہے تمام دوستوں اور بزرگوں سے استدعا ہے کہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (عبد القادر اوکاڑہ)

(۲) میری ایک لڑکی کے پیٹ کا اپریشن کراچی ہسپتال میں ہوا ہے۔ دوسری لڑکی بھی بیمار ہے۔ ساتھ ہی بخار اور دست وقتے جاری ہیں۔ ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے احباب کرام و درویشان قادیان دعا فرمائیں۔ محمد اشرف کڑیانوالہ ضلع گجرات

(۳) میرا ایک عزیز مسمی ارشاد احمد گذشتہ ایک ماہ سے بعارضہ میعادی بخار بیمار ہے۔ والدین کا اکلوتا بیٹا ہے۔ اس کا والد پولیس میں ملازم ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (محمد حسین دھوتھڑ کالرا دیوان سنگھ)

206

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

چنیوٹ

۲۶ / ۸ / ۵۶ کو جلسہ سیرت النبی زیر صدارت مرزا شریف بیگ امیر جماعت منعقد ہوا ۔ میاں محمد یعقوب صاحب سیکرٹری تعلیم نے تلاوت فرمائی اور ماسٹر حسن محمد صاحب ماسٹر سعد اللہ خان صاحب نے حضرت نبی کریم صلعم کے فضائل پر تقاریر کیں ۔ جلسہ صدارتی تقریر اور دعا کے بعد ختم ہوا ۔

(امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ)

کوہاٹ

کوہاٹ ۲۲ اگست آج بعد نماز عصر بوقت ساڑھے پانچ بجے شام مسجد احمدیہ کوہاٹ میں "سیرۃ النبی صلعم" کا جلسہ ہوا ۔ جو کہ نماز مغرب تک جاری رہا

تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد صاحب صدر جناب ناصر احمد صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت کو موزوں الفاظ میں بیان کرتے ہوئے سیرۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر مقررین کو روشنی ڈالنے کے لئے کہا ۔ پانچ تقاریر ہوئیں ۔

یہ جلسہ ہر لحاظ سے اللہ تعالے کے فضل سے بہت کامیاب رہا ہے

خاکسار بشیر احمد سیال

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوہاٹ

ملتان شہر

مورخہ ۲۶ / ۸ / ۵۶ بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ حسین آگاہی میں زیر صدارت چوہدری عبد الرزاق صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ ملتان شہر کی صدارت میں سیرۃ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا ۔ جس میں سیرۃ پر محمد سعید صاحب زعیم انصار اللہ اور مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز سابق مبلغ سنگاپور نے تقریریں کیں

محمد سعید زعیم انصار اللہ

ڈیرہ غازیخاں

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے موضوع پر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں نے پورے اہتمام اور شاندار طریق پر جلسہ منعقد کیا ۔

جلسہ گاہ کے گیٹ اور جلسہ گاہ کو شاندار طریق پر سجایا گیا ۔ گیس اور الیکٹرک ٹیوبوں کا انتظام تھا

بعد نماز عشاء نو بجے شب جلسہ شروع ہوا صدارت کے فرائض مکرم ملک عزیز محمد صاحب وکیل نے انجام دیئے ۔

جناب آغا محمد بخش صاحب ایم اے شیخوپورہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر ایک پُر از معلومات مقالہ پڑھا ۔ فاضل لیکچرار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے ہر پہلو اور ہر گوشے کو دلائل اور مثالوں سے واضح کیا ۔

اس کے بعد جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر فاضل امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے موضوع پر تقریر فرمائی

ازاں بعد صدر جلسہ ملک عزیز محمد صاحب وکیل نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کے بارے میں مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے مختلف علماء نے جو بے ہودہ بحثیں چھیڑ رکھی ہیں ان کی قرآن مجید کی متعدد آیات سے تردید کی بالآخر سامعین جن کی تعداد قریباً تین صد تھی جن میں ہر طبقہ اور فرقے کے لوگ موجود تھے ۔ کا شکریہ ادا کر کے ایک لمبی دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا ۔

ایم عبد الرحمٰن سکرٹری اصلاح و ارشاد

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد

سیرت النبی کا جلسہ جس میں تقریباً ۱۶۰ مستورات نے شرکت کی ۔ احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی مستورات بھی تھیں مستورات کی تواضع مٹھائی سے کی گئی

تقاریر کے بعد محترمہ صدر صاحبہ عزیزہ بیگم نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا ۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا ۔ (عزیزہ بیگم حیدرآباد)

حیدرآباد

۲۶ اگست کو سیرت النبی کا جلسہ نہایت شان سے منایا گیا ۔ پہلے خدام نے وقار عمل منا کر انتہائی خوبی سے ہال کو سجایا گیا ۔ سفیدی اور رنگ کرنے کے علاوہ جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے ہال کو روشن کیا گیا ۔ اس مقدس تقریب میں غیر احمدی اور عیسائی پادریوں نے بھی تقاریر کیں

جلسہ ۸ بجے شروع ہوا اور ۱۰ ۱/۲ بجے ختم ہوا ۔ عبد الغفار صدر جماعت احمدیہ حیدرآباد

سعد اللہ پور ضلع گجرات

جماعت احمدیہ سعد اللہ پور ضلع گجرات کا جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم ایر ثبادت مکرم منشی غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا ۔ احمدی دوستوں کے علاوہ غیر احمدی احباب نے بھی بکثرت جلسہ میں شمولیت اختیار فرمائی مکرم محمد احمد صاحب فاضل اور اقبال احمد صاحب متعلم جامعۃ المبشرین نے تقاریر کیں اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ۔ نذر محمد خاں

سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ سعد اللہ پور

جڑانوالہ

۲۶ اگست کو جلسہ سیرۃ النبی بعد نماز عصر زیر صدارت جناب امیر جماعت ڈاکٹر محمد انور صاحب منعقد ہوا ۔ مختلف مقررین نے نہایت عمدہ رنگ میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا بدر الدین سیکرٹری

اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ جڑانوالہ

میانی گھوگھیاٹ

مورخہ ۲۶ / ۸ / ۵۶ کو بعد نماز ظہر زیر صدارت مولوی محمد صدیق صاحب جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا ۔ جلسہ میں غیر احمدی دوست بھی شریک ہوئے ۔ ناصر احمد صاحب طالبعلم اور حافظ بشیر احمد صاحب نے تقاریر کیں اور مولوی محمد صدیق صاحب صدر جلسہ نے آخر میں ایک بہترین تقریر سادہ زندگی پر فرما کر حاضرین کو مستفید فرمایا اور جلسہ کی کارروائی تقریباً ایک گھنٹہ رہ کر بعد دعا کے جلسہ ختم ہوا (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ)

گنج مغلپورہ

۲۶ / ۸ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ گنج مغلپورہ میں شیخ نور احمد صاحب ایڈووکیٹ کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا ۔ جس میں احباب جماعت احمدیہ کے علاوہ غیر از جماعت لوگ بھی کافی تعداد میں شریک ہوئے ۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپوری قاضی ارشد اللہ صاحب ایم ۔ اے ۔ محمد عبد الحق صاحب مجاہد ۔ اور سید بہاول شاہ صاحب اور حلقہ کے دو اطفال عبد اللطیف اور محمود ملک نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپوری نے زبور انجیل اور وید کی کتب سے رہبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق پیشگوئیاں پڑھ کر سنائیں ۔ اور ۹ ۱/۲ بجے شب جلسہ اختتام پذیر ہوا ۔ (سیکرٹری تعلیم گنج مغلپورہ)

لجنہ اماء اللہ کراچی

بصدارت محترمہ بیگم ڈاکٹر منور علی صاحب ۲۶ اگست جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا ۔ اور بفضل خدا بخیر و خوبی کامیابی کی صورت میں انجام پایا (بیگم بشیر احمد)

درخواست دعا

خاکسار کا چھوٹا بھائی مرزا کلیم احمد ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے ۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اسے شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

مرزا سعید احمد کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ

ولادت

اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے مجھے نواسہ دیا ہے ۔ بزرگوں اور احباب سے ملتمس ہوں کہ بچہ کے صالح خادم دین اور دراز عمر ہونے کے لئے دعا فرمائیں

ماسٹر امیر عالم وزیر ضلع مظفر گڑھ

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

ماہ اگست کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جا چکے ہیں ۔ ان بلوں کی رقم ۱۰ ستمبر سے قبل دفتر روزنامہ الفضل ربوہ میں پہنچ جانی چاہیئے (مینیجر)

متروکہ کارخانوں اور صنعتی اداروں کا نیلام ۵ مارچ سے شروع کر دیا جائیگا

ناجائز الاٹمنٹوں کی تحقیقات کیلئے خاص افسر مقرر کیا جائے گا

لاہور ۴ ستمبر۔ مغربی پاکستان کے وزیر بحالیات سید جمیل حسین رضوی نے بتایا ہے کہ کراچی میں جو "بحالیاتی کانفرنس" حال ہی میں ہوئی ہے اس کے فیصلوں کے مطابق مرکزی حکومت ۵ مارچ سے غیر مسلموں کی متروکہ فیکٹریوں سینما گھروں اور دوسرے صنعتی اداروں کو نیلام کرنا شروع کر دے گی۔

آپ نے بتایا کہ بحالیاتی کانفرنس میں متروکہ صنعتی اداروں اور سینما گھروں کو نیلام کرنے کا فیصلہ اسلئے کیا گیا ہے کہ الاٹمنٹ کے چکر کی وجہ سے ان اداروں کی حالت روز بروز ناگفتہ بہ ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ ان کی اصلاح کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ انہیں جلد از جلد نیلام کر دیا جائے۔ آپ نے بتایا کہ جو مسلمان مہاجر بھارت میں صنعتی ادارے یا سینما گھر وغیرہ چھوڑ کر آئے ہیں یا ایسے مہاجر جنہیں پاکستان میں ایسے ادارے ہیں جسے الاٹ کئے گئے ہیں۔ ان کے دعاوی کا فیصلہ چھ ماہ تک کر دیا جائے گا تاکہ وہ کیش سرٹیفکیٹ حاصل کر کے غیر مسلموں کے متروکہ صنعتی اداروں کے نیلام میں حصہ لے سکیں۔

سید جمیل حسین رضوی نے مزید بتایا کہ بحالیاتی کانفرنس میں ۱۹۵۴ء کے بحالیاتی آرڈی نینس میں بھی ترمیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ترمیم شدہ آرڈی نینس کے مطابق آئندہ عوام کو کمشنر بحالیات کے فیصلوں کے خلاف اپیل کرنے کا اختیار دے دیا جائے گا۔ اپیلیں ایک خاص افسر سنے گا۔ البتہ اپیل کرنے کے لئے صوبائی حکومت کی اجازت لینا ضروری ہوگی۔

ناجائز الاٹمنٹوں کی تحقیقات

سید جمیل رضوی نے مزید بتایا کہ حکومت نے ایک سے زیادہ ناجائز الاٹمنٹوں کی تحقیقات کرنے کا بھی قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ تحقیقات ایک خاص افسر کرے گا جو صوبائی کورٹ کے جج کے عہدہ کا ہوگا۔ آپ نے بتایا کہ اس خاص افسر کے فیصلوں کے خلاف اپیل کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔

شہری اراضی

سید جمیل حسین رضوی نے مزید بتایا کہ حکومت نے شہری زمین کی مستقل الاٹمنٹ دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ جن لوگوں نے شہری زمین (جو میونسپل حدود کے اندر واقع ہو) کی الاٹمنٹوں کے لئے درخواستیں دی ہیں۔ ان پر عنقریب شروع کر دیا جائے گا۔ البتہ یہ ضروری نہیں کہ زمین کی الاٹمنٹ ان کے کلیم کے مطابق کی جائے۔

آپ نے کہا کہ ایسے متروکہ صنعتی ادارے اور عمارات وغیرہ کی فروخت کا کام بھی عنقریب شروع ہو جائے گا۔ جو غیر تقسیم شدہ ہیں۔ اس سلسلہ میں مہاجر اور مقامی کی تفریق نہیں رکھی جائے گی۔

آپ نے مزید بتایا کہ حکومت نے ایسے مہاجروں کو جنہیں زمینوں کی عارضی مستقل الاٹمنٹ ہوئی ہے۔ اراضی کے مالکانہ حقوق دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس سلسلہ میں اسی ہفتے ایک فارمولا تیار کر لیا جائے گا۔ آپ نے یہ بھی بتایا ہے کہ بعض ایسے لوگوں کو جنہیں زمین ٹکڑوں میں الگ الگ جگہ پر الاٹ ہوئی ہے انہیں ایک جگہ زمین دینے کی کوشش کی جائے گی۔ تاکہ وہ زیادہ اطمینان کے ساتھ کاشت کر سکیں۔

صدر ناصر سے سویز مصالحتی کمیٹی کی دوسری ملاقات

قاہرہ ۴ ستمبر۔ نہر سویز کی مصالحتی کمیٹی نے کل رات پھر صدر ناصر سے ملاقات کی اور ان سے لندن کانفرنس کی تجاویز پر تبادلۂ خیال کیا اس سے قبل مصالحتی کمیٹی کا ایک اجلاس مسٹر رابرٹ مینزیز کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں صدر ناصر سے پہلی ملاقات کے نتائج کا جائزہ لیا گیا۔

صدر ناصر نے بھی وزیر خارجہ مسٹر محمود فوزی اور ونگ کمانڈر علی صابری سے گفتگو کے بارے میں بات چیت کی۔ اور رات کے اجلاس میں زیر بحث آنے والے امور پر تبادلۂ خیال کیا۔

پیرس کی ایک اطلاع کے مطابق سابق سویز کنال کمپنی نے نہر کے تمام غیر مصری ملازموں کو ہدایت کی ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو وہ اپنی مرضی کے خلاف پندرہ ستمبر کے بعد بھی کام جاری رکھیں۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ نیوی گیشن کتنا عرصہ جاری رہے گی۔ اس کے بارے میں ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ادھر مصری کنال کمپنی کے ایک ترجمان نے اس اطلاع کی تردید کی ہے کہ نہر کے برطانوی اور فرانسیسی پائلٹوں نے پندرہ تاریخ تک ملازمت چھوڑنے کا الٹی میٹم دے دیا ہے۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

یہ افتراء ہے کہ ان میں سے کسی کے بال بچے اس سے چھین لئے گئے ہیں۔ یہ افتراء ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب یا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب خلافت کے امیدوار ہیں۔ یہ افتراء ہے کہ مرزا ناصر احمد صاحب خود یا ان کے والد ماجد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ خلافت کی جانشینی کا کوئی منصوبہ سوچ رہے ہیں ایسی منصوبہ بازی ان کے ایمان کے خلاف ہے۔ یہ افتراء ہے کہ جماعت احمدیہ میں خلافت کی جانشینی کے لئے کوئی جھگڑا ہے۔

باقی رہی "آزادیٔ ضمیر" تو مذہبی جماعتوں میں صرف جماعت احمدیہ ہی واحد جماعت ہے جو آزادیٔ ضمیر کے اصول کو کلی طور پر تسلیم کرتی ہے اور عقیدہ کے طور پر مانتی ہے کہ اسلام کا اصول لا اکراہ فی الدین اتنا وسیع ہے کہ مغربی جمہوری اصول اس کے پاسنگ بھی نہیں البتہ وہ لوگ جنہوں نے فسادات پنجاب میں "بچہ" کی زچگی میں دایہ کا فرض ادا کیا تھا وہ لوگ ہیں جو آزادیٔ ضمیر کے مخالف ہیں جو اس بچہ کو افتراؤں کے دودھ پر پرورش کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور اب جبکہ وہ مر چکا ہے افتراؤں کی سانس پھونک کر اس کو پھر زندہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور اگر ہم پر اعتبار نہیں تو "نوائے وقت" کے مدیر محترم سے پوچھ لیجئے۔ تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا مطالعہ کر کے معلوم کر لیجئے کہ "آزادیٔ ضمیر" کا کون دشمن ہے اور کون حامی ہے۔

کچھ خوف خدا چاہیئے گو یہ بیسویں صدی ہی سہی (جناب سعید سہگل سے معذرت کے ساتھ)

آگرہ میں احتجاجی جلوس نکالنے پر فساد ہو گیا

آگرہ ۵ ستمبر۔ کل یہاں "مذہبی رہنما" نامی دل آزار کتاب کی اشاعت اور فروخت کے خلاف ایک احتجاجی جلوس نکالنے پر فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ ایک شخص کے مجروح ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

یہ جلوس محمدیہ کالج کے طلبہ نے نکالا تھا طلبہ اپنے ہاتھوں میں سیاہ جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے۔ اور کتاب کی فروخت پر فوری پابندی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ جب یہ جلوس شہر کی مختلف سڑکوں سے ہوتا ہوا غیر مسلموں کے ایک محلے میں پہنچا۔ تو اس پر حملہ کر دیا گیا۔ پولیس نے گیارہ افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے ہر قسم کے جلوس۔ جلسوں اور مظاہروں پر پابندی عاید کر دی گئی ہے

ادھر اتنا لکھنؤ کی ایک اطلاع کے مطابق "مذہبی رہنما" کے پبلشروں نے اس کتاب کو واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے کی اطلاع حکومت یوپی کے ڈائرکٹر اطلاعات کو دیدی گئی ہے۔ لیکن صوبائی حکومت نے کتاب کی فروخت پر کوئی پابندی عاید نہیں کی ہے۔ حالانکہ یوپی اسمبلی کے ہندو اور مسلمان ممبروں نے اس کا مطالبہ کیا تھا۔

ڈھاکہ میں مظاہرین پر

پولیس نے گولی چلا دی

ڈھاکہ ۵ ستمبر۔ کل یہاں دفعہ ایک سو چوالیس کی خلاف ورزی کرنے والے مظاہرین کے دو مشتعل ہجوموں پر پولیس کی فائرنگ سے تین افراد ہلاک اور چار مجروح ہو گئے۔ پندرہ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مظاہرین سے تصادم میں پولیس کے چھ افسر اور سپاہی بھی مجروح ہوئے۔ فائرنگ کی فوری عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔

روس اور مصر میں تجارتی معاہدہ

قاہرہ ۵ ستمبر روس اور مصر اگلے ہفتے لین دین کے ایک معاہدے پر دستخط کر دیں گے۔ اس معاہدہ کے تحت روس مصری کپاس اور چاول کے بدلے میں مصر کو دو لاکھ ٹن گندم مہیا کرے گا۔

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار ہے تمام احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

نیز عزیزم مسعود احمد صاحب ریحان بی۔اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کی امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(لطیف احمد ظفر بھٹی)

(۲) میری والدہ امۃ المنان ریحانہ صاحبہ ۲ ستمبر سے بعارضہ بخار شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔ (منصورہ صادقہ)

(۳) میرے بھائی چوہدری محمد الدین صاحب کی اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(چوہدری) عبد الحمید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں